[1996] سپریم کورٹ رپوٹس9.S.C.R

از عدالت عظمی

محمد رفیز حسینمیا ٹھاکر اور دیگران

بنام

اسٹیٹ آف گجرات

3 دسمبر 1996

[ڈاکٹر اے ایس آنند اور کے ٹی تھامس، جسٹسز]

فوجداری قانون:

مجموعہ تعزیرات ہند، 1860 – دفعہ 302 / دہشت گردی اور خلل ڈالنے والی سرگرمیاں [روک تھام] ایکٹ، – دفعہ 3 اور 4 – استغاثہ کے تحت – دوسرے گواہوں کے ذریعے تصدیق شدہ چشم دید گواہوں کے ذریعے 5 اپیلیوں کی شناخت کے حوالے سے – منعقد، سزا جائز – اس لیے برقرار رکھی گئی – 2 اپیلیوں کے حوالے سے – صرف ایک گواہ کے ذریعے شناخت – دوسرے گواہوں کے ذریعے کوئی تصدیق نہیں – اس لیے بری کر دیا گیا – دیگر 2 اپیلیوں کے حوالے سے جن کے ناموں کا چشم دید گواہوں کے ذریعے حملہ آور کے طور پر ذکر کیا گیا ہے – اسی نام کے 2 دیگر ملزم، ٹرائل عدالت کے ذریعے بری کر دیے گئے – ملزم کی شناخت کے بارے میں معقول شک کہ آیا گواہ کا مطلب اپیل کنندہ تھا یا دیگر دو ملزم – اس لیے بری کر دیا گیا۔

فوجداری مقدمہ: ملزموں کی کثرت سے متعلق مقدمات میں شواہد کے حوالے سے – ٹرائل کورٹس ملزم کے عہدے کی نشاندہی کرنے کے لیے، نام کا استعمال کرنے کے علاوہ – ہائی کورٹس ٹرائل کورٹس کو سرکلر جاری کرنے کے لیے تاکہ انصاف کی ممکنہ غلطی سے بچنے کے لیے عملی تجویز کو نافذ کیا جا سکے – یہ ضروری ہے کیونکہ اپیلٹ اور نظر ثانی شدہ عدالت عالیان کو ریکارڈ کی مدد سے دائرہ اختیار کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔

63 افراد بشمول 9 اپیل کنندگان پر دفعہ 302 آئی پی سی اور دفعہ 3 اور 4، ٹاڈا ایکٹ کے تحت فرد جرم عائد کی گئی۔ واقعے کے 3 چشم دید گواہ تھے۔ نامزد عدالت کے سامنے مقدمے کی سماعت میں، ایک عینی شاہد [P.W.5] نے بیان دیا کہ اس نے A-42، A-43، A-44، A-45، A-46، A-47، A-48، A-49 اور A-58 بطور حملہ آور۔ ایک اور عینی شاہد [P.W.6] نے بیان دیا کہ اس نے صرف A-42، A-45، A-46، A-49 اور A-58 کی شناخت کی، تیسرے عینی شاہد [P.W.4] نے A-42، A-45، اور A-58۔ اس نے حملہ آوروں کے طور پر M اور I کا نام بھی لیا جن کے ساتھ ٹرائل کورٹ نے A-43 اور A-47 جیسا سلوک کیا۔ اسی نام کے 2 دیگر ملزمان A-1 اور A-53 تھے۔ A-44 اور A-48 کے حوالے سے کوئی تصدیق نہیں ہوئی۔

عینی شاہدین پر بھروسہ کرتے ہوئے ٹرائل عدالت نے اپیل گزاروں کو مجرم قرار دیا اور اے– 1 اور اے– 53 سمیت باقی ملزموں کو بری کر دیا۔

ٹادا ایکٹ کی دفعہ 19 کے تحت اپیل میں، یہ عدالت

منعقد .1 عدالت چار اپیل گزاروں کی سزا کو برقرار رکھنے سے قاصر ہے جو اے–43، اے–44، اے– 47 اور اے– 48 ہیں۔لہذا، ان پر عائد سزا اور سزا کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔کسی دوسرے گواہ نے پی ڈبلیو 5 کے اس بیان کی حمایت نہیں کی ہے کہ اے– 44 اور اے– 48 بھی حملہ آور تھے۔پی ڈبلیو 4 کے ذریعے دیا گیا حوالہ اے– 43 اور اے– 47 کے بجائے اے– 53 اور اے– 1 پر بھی لاگو ہو سکتا ہے۔ملزم کی شناخت کے بارے میں حقیقی شک ہے کہ آیا پی ڈبلیو۔ 4 کا مطلب A-53 اور A-1 ہوگا۔اس معقول شک کا فائدہ اے– 43 اور اے– 47 تک بڑھایا گیا ہے۔[G-H C-D–509]

.2 پی ڈبلیو– 5 نے تمام 9 اپیل گزاروں کی شناخت جرم میں شریک افراد کے طور پر کی ہے،لیکن پی ڈبلیو– 6 نے صرف اے–42، اے–45، اے–46، اے– 49 اور اے– 58 کی شناخت کی ہے اور پی ڈبلیو– 4 نے یہ بھی کہا ہے کہ اے–42، اے– 45 اور اے– 58 واقعے میں شریک تھے۔حقائق اور حالات کے پیش نظر،ٹرائل عدالت کی طرف سے دیگر اپیل کنندہ گان یعنی اے–42، اے–45، اے–46، اے– 49 اور اے– 58 پر منظور کردہ سزا اور سزا کی تصدیق کی جاتی ہے۔[H–508؛ A-B–510؛ A-B–509]

[عدالت نے مشاہدہ کیا کہ ٹرائل کورٹ کو ملزم کے نام کا استعمال کرنے کے علاوہ،ملزموں کی کثرت سے متعلق مقدمات میں ثبوت ریکارڈ کرتے وقت ملزم کے عہدے کی نشاندہی کرنی چاہیے۔ہائی کورٹس کے لیے یہ منافع بخش ہوگا کہ وہ ٹرائل کورٹس کو سرکلر جاری کریں تاکہ اس عملی تجویز کو نافذ کیا جا سکے تاکہ انصاف کی ممکنہ غلطی سے بچا جا سکے–جس کا نتیجہ صرف بہت سے ملزموں پر مشتمل فوجداری مقدمات میں ثبوت کی ناقص اور کٹی ہوئی ریکارڈنگ کی وجہ سے ہوتا ہے،اور یہ اپیل کنندہ اور ریویشنل عدالت عالیان کے لیے ضروری ہے، کیونکہ ایسی عدالت عالیان کو صرف ریکارڈ کی مدد سے دائرہ اختیار کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔][509–ای–جی]

فوجداری اپیل کا عدالتی حد اختیار 1992: کی فوجداری اپیل نمبر 31۔

1991 کے فوجداری مقدمہ نمبر 2 میں گجرات کے ناڈیاڈ کے کھیڑا میں نامزد عدالت فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے یو آر للت اور میسر کامنی جیسوال

جواب دہندہ کے لیے ڈاکٹر این ایم گھٹاٹے، میسر این مکھرجی اور میسر ہیمنتیکا وہی

مستغیث کی طرف سے اوما ناتھ سنگھ (این پی)۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا:

تھامس، جسٹس گریش بھائی وشو ہندو پریشد کی مقامی اکائی (بھلیج) کے سکریٹری تھے اور انہیں لوگوں کے ایک گروہ نے 27.3.1990 کی رات کو مہلک ہتھیاروں سے حملہ کر کے قتل کر دیا تھا۔ پولیس نے دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ، 1987 (مختصر طور پر ٹاڈا ایکٹ) کے تحت قائم کھیڑا ضلع (ریاست گجرات) میں ایک نامزد عدالت سامنے مذکورہ قتل اور کچھ دیگر متعلقہ جرائم کے لیے 63 افراد کے خلاف فرد جرم دائر کی۔ فاضل جج نے ان میں سے نو کو آئی پی سی کی دفعہ 149 کی مدد سے قتل کے الزام میں مجرم قرار دیا اور انہیں عمر قید کی سزا قابلوہ اس اپیل میں اپیل کنندہ ہیں جو ٹاڈا ایکٹ کی دفعہ 19 کے تحت دائر کی گئی ہے۔ (ہم یہاں خود ذکر کر سکتے ہیں کہ دو دیگر ملزموں جسمیا رحیمیا (اے 51) اور محسنمیا رسولیا (اے 62) کو آئی پی سی کی دفعہ 323 کے تحت مجرم قرار دیا گیا تھا اور انہیں دو ماہ کے لیے سادہ قید کی سزا سنائی گئی تھی اور وہ بھی اس اپیل میں اپیل کنندہ کے طور پر شامل ہوئے ہیں۔ لیکن ان کے خلاف پائے جانے والے نسبتا معمولی جرم کے پیش نظر اپیل گزاروں کے وکیل نے ان دو افراد کے لیے اپیل پر زور نہیں دیا، خاص قابل پر اس لیے کہ وہ دونوں پہلے ہی سزا کاٹ چکے تھے)۔ اس لیے ان کی جانب سے کی گئی اپیل مسترد ہو جائے گی۔ چونکہ ملزموں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور چونکہ ان میں سے بہت سے ناموں کی کچھ دوسرے ملزموں کے ناموں سے مماثلت ہے، اس لیے ہم سہولت کے لیے تجویز کرتے ہیں کہ اس فیصلے میں ان میں سے ہر ایک کو مقدمے کی سماعت عدالت میں دیے گئے عہدے کے مطابق ان کا حوالہ دیا جائے۔

استغاثہ کے مقدمے کے حقائق کا خلاصہ اس طرح کیا گیا ہے: گاؤں بھلیج میں کچھ عرصے سے فرقہ وارانہ بدامنی تھی۔ دو برادریوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک دوسرے کے خلاف جنگ کی راہ پر تھے اور پولیس نے دونوں برادریوں سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے خلاف فوجداری مقدمات درج کیے تھے۔ گریش بھائی، وشو ہندو پریشد کی بھلیج یونٹ کے سکریٹری ہونے کے ناطے ان لوگوں کے لیے توجہ کا مرکز بن گئے جو تحریک کے مخالف تھے۔ واقعے کے دن، گریش بھائی جیتو بھائی (پی ڈبلیو 5) اور ناتھو بھائی (پی ڈبلیو 6) کے ساتھ بھلیج اولڈ بس اسٹاپ پر بس سے تقریبا 9 بجے اترے۔ جیسے ہی وہ آگے بڑھے اور رفیق پان سینٹر کے قریب پہنچے، انہیں بڑی تعداد میں لوگوں نے گھیر لیا جو نیزہ، استرا اور لاٹھیوں وغیرہ سے لیس تھے۔ ان میں سے ایک (مہمو دمیا اسامیہ—اے 49) نے متوفی کو مارنے کے لیے واضح کال دی اور کہا کہ اس کا مقصد متوفی کو دھاریا سے مارنا ہے۔ اس دھچکے کو متوفی نے اپنے ہاتھوں سے روک لیا۔ پھر جیتو بھائی (پی ڈبلیو 5) اور ناتھو بھائی (پی ڈبلیو 6) نے اپنے ساتھی کو بچانے کی ایک کمزور کوشش کی لیکن حملہ آوروں نے انہیں دھکیل دیا جس کے دوران انہیں بھی لاٹھیوں سے مارا پیٹا گیا۔ اس کے بعد حملہ آوروں نے گریش بھائی پر اپنے ہاتھوں میں ہتھیاروں کا استعمال کرتے ہوئے وار کیے۔ ایک انیل کمار (پی ڈبلیو 4) جس نے تصادم کا ابتدائی حصہ دیکھا تھا، گاؤں کے سرپنچ (پی ڈبلیو 3) کے گھر پہنچا اور اسے واقعے کی اطلاع دی۔ اس کے بعد پی ڈبلیو 3 متوفی کی تلاش میں نکلا لیکن واقعہ کی جگہ پر بھی اس کا پتہ نہیں چل سکا۔ بعد میں انہیں معلوم ہوا کہ گریش بھائی کو بری طرح زخمی حالت میں کار میں ہسپتال لے جایا گیا تھا۔ بعد میں گریش بھائی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گئے۔

پی ڈبلیو 3 کی طرف سے درج کی گئی شکایت کی بنیاد پر ابتدائی اطلاعی رپورٹ درج کی گئی تھی۔ تفتیشی افسر نے ملزم کو گرفتار کر کے کچھ ہتھیار برآمد کیے۔ تحقیقات کی تکمیل پر 63 افراد کے خلاف آئی پی سی کی دفعہ 302 سے لے کر ٹاڈا ایکٹ کی دفعہ 3 اور 4(4) تک کے جرائم کے لیے حتمی رپورٹ پیش کی قابل۔ تاہم، نامزد عدالت کے ماہر جج نے پایا کہ استغاثہ یہ ثابت کرنے میں کامیاب رہا کہ نو اپیل گزاروں نے آئی پی سی کی دفعہ 149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت جرم کا ارتکاب کیا ہے، لیکن کوئی اور جرم ثابت نہیں کر سکے۔ اس کے مطابق، نو اپیل گزاروں کو مجرم قرار دیا گیا اور جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا تھا سزا سنائی گئی۔

گریش بھائی کو سر کی پٹ سے لے کر ٹانگوں کے ٹبیل مالاسس تک بڑی تعداد میں چوٹیں آئیں۔ اس طرح کی چوٹوں میں اس کی کھوپڑی اور دماغ پر زخم اور دیگر اہم اعضاء پر کٹے ہوئے زخم شامل تھے۔ زخموں کی تفصیلات ڈاکٹر محمد الیاس (پی ڈبلیو 1) نے پوسٹ مارٹم سرٹیفکیٹ میں بیان کی ہیں۔ ان زخموں کی تفصیلات کو یہاں دوبارہ پیش کرنا ضروری نہیں ہے کیونکہ ہمارے سامنے یہ متنازعہ نہیں ہے کہ گریش بھائی کو 27.3.1990 کی رات کو مہلک ہتھیاروں سے حملہ کر کے بے دردی سے اور جان لیوا طریقے سے مارا گیا تھا۔ فاضل وکیل سری یو آر للت کی طرف سے ہمارے سامنے قابل گیا اہم نکتہ یہ ہے کہ اس معاملے میں ثبوت یہ ثابت کرنے کے لیے بہت کم ہیں کہ اپیل کنندگان حملہ آوروں میں شامل تھے۔

ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پی ڈبلیو 5 اور پی ڈبلیو 6 نے یہ واقعہ دیکھا ہے، کم از کم اس کا آغاز۔ اسی رات ایف آئی آر دینے والے پی ڈبلیو 3 نے اس میں ایک بیان دیا تھا کہ گریش بھائی بس سے اترنے کے بعد پی ڈبلیو 5 اور پی ڈبلیو 6 کے ساتھ گئے اور بعد میں پی ڈبلیو 3 کو معلوم ہوا کہ گریش بھائی پر تشدد حملے کا شکار ہو گئے اور پھر وہ جائے وقوعہ پر پہنچے اور راستے میں انہیں پی ڈبلیو 5 اور پی ڈبلیو 6 ملے جنہوں نے انہیں گریش بھائی کی حالت زار کا مختصر خلاصہ دیا۔ مزید برآں، اس واقعے میں پی ڈبلیو 5 اور پی ڈبلیو 6 پر بھی حملہ کیا گیا اور انہیں بھی معمولی چوٹیں آئیں اگرچہ کچھ زخمی ہوئے۔ ہمارے پاس یہ سوچنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ پی ڈبلیو 5 اور پی ڈبلیو 6 نے جھوٹی گواہی دی ہوگی کہ انہوں نے واقعے کے پہلے حصے کا مشاہدہ کیا ہے۔ ہم ان کی گواہی پر غور کرنے پر مطمئن ہیں کہ ٹرائل عدالت نے ان دو گواہوں کی گواہی پر صحیح طور پر انحصار کیا ہے۔

پی ڈبلیو 4 (انیل کمار) ایک اور گواہ ہے جس نے کہا کہ اس نے واقعے کا ایک حصہ دیکھا ہے۔ ان کا بیان یہ ہے کہ جب وہ اپنے چچا کے گودام کی طرف بڑھ رہے تھے تو انہوں نے متوفی کو جیتو بھائی (پی ڈبلیو 5) اور ناتھو بھائی (پی ڈبلیو 6) کے ساتھ دیکھا۔ جیسے ہی وہ رفیق پان سینٹر کے قریب آگے بڑھ رہے تھے، پی ڈبلیو 4 نے دیکھا کہ کچھ افراد سڑک کے کنارے واقع کیبن کے قریب گھات سے نکل رہے تھے، جو ہتھیاروں سے لیس تھے اور متوفی گریش بھائی پر حملہ کر رہے تھے۔ پی ڈبلیو 4 سیدھا ہو کر سرپنچ (پی ڈبلیو 3) کے گھر پہنچا اور اسے خوفناک خبر پہنچائی۔ اس تناظر میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پی ڈبلیو 3 نے یہ بھی کہا ہے کہ اسے اس واقعے کا سب سے پہلے تب معلوم ہوا جب انیل کمار (پی ڈبلیو 4) نے اسے اپنے گھر پر اس کے بارے میں بتایا۔ فاضل ٹرائل جج نے پی ڈبلیو 4 کی گواہی کو کافی قابل اعتماد پایا ہے اور ہمارے پاس اس سے اختلاف کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

پی ڈبلیو 4، پی ڈبلیو 5 اور پی ڈبلیو 6 کی طرف سے دیئے گئے بیان سے، ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ متوفی پر حملہ کرنے والے حملہ آوروں کی تعداد پانچ سے کہیں زیادہ تھی جنہوں نے خود کو ایک غیر قانونی اجتماع میں تشکیل دیا جس کا مشترکہ مقصد گریش بھائی کو ختم کرنا

تھا۔

لیکن اہم سوال یہ ہے کہ آیا اپیل گزار، یا ان میں سے کوئی بھی، غیر قانونی اجتماع کا رکن تھا۔ اگر ایسا تھا، تو ان میں سے ایسے افراد پر ٹرائل عدالت کی طرف سے دی گئی سزا اور سزا کو برقرار رکھا جا سکتا ہے۔

نو اپیل کنندگان اے 42 (محمد رفیق) ہیں۔ اے 43 (محبوب ملیہ لالمیا)، اے 44 (محمد حنیف)، اے 45 (امتیاز ابراہیم)، اے 46 (ادریس بھائی گفور بھائی)، اے 47 (اسامیہ علیمیا)، اے 48 (بسر میاانسامیہ)، اے 49۔ (مہیمو دمیا اسامیا) اور اے 58 (محمد میا عرف مملو سلیمیا)

پی ڈبلیو 5 (جیتو بھائی) نے مقدمے کے مرحلے کے دوران تمام نو اپیل گزاروں کی شناخت جرم میں شریک افراد کے طور پر کی ہے لیکن پی ڈبلیو 6 (ناتھو بھائی) نے حملہ آوروں کے طور پر صرف اے 42 (محمد رافک)، اے 45 (امتیاز ابراہیم)، اے 46 (ادریس بھائی گفور بھائی)، اے 49 (مہیمو دمیا اسامیا) اور اے 58 (محمد میا) کی شناخت کی ہے۔ ہمیں ٹرائل عدالت کے اس نتیجے سے اتفاق کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہے کہ وہ پانچ افراد غیر قانونی اجتماع کے رکن تھے۔ انیل کمار (پی ڈبلیو 4) نے یہ بھی کہا ہے کہ اس واقعے میں اے 42، اے 45 اور اے 58 شریک تھے۔ لیکن کسی دوسرے گواہ نے پی ڈبلیو 5 کے اس بیان کی حمایت نہیں کی ہے کہ اے 44 (محمد نف) اور اے 48 (بشیر میاانسامیہ) بھی حملہ آور تھے۔

یقینا، پی ڈبلیو 4 نے بیان دیا ہے کہ اس نے حملہ آوروں میں محمود میا اور اسامیہ کی بھی شناخت کی ہے لیکن ہمیں اس معاملے میں ان دو افراد کو اے 43 اور اے 47 کے طور پر فکس کرنے میں دشواری ہے کیونکہ 63 ملزموں میں سے دو دیگر افراد بھی ایک ہی نام کے ہیں۔ وہ ہیں اے 53 (مہبو بیا اکبر میا) اور اے 1 (اسامیہ مرسا بمیا) جیسا کہ پی ڈبلیو 4 نے اپنے بیان میں مذکورہ دو ملزموں کو بغیر کسی سابقہ یا لاحقہ کے "محبو بمیا" اور "اسامیہ" کے ناموں سے بیان کیا ہے۔ گواہ کی طرف سے دیا گیا حوالہ A43 اور A47 کے بجائے A53 اور AL پر بھی لاگو ہو سکتا ہے۔ ملزم کی شناخت کے بارے میں ایک حقیقی شک ہے کہ کیا پی ڈبلیو 4 کا مطلب اے 53 ہوگا جب اس نے "محبو بمیا" نام کہا تھا اور اے 1 جب اس نے "اسمیا" نام کہا تھا۔ ہم اس معقول شک کا فائدہ A43 اور A47 تک بڑھانے کے خواہاں ہیں۔

ہم اس موقع کا استعمال ٹرائل عدالت عالیانس کو یہ بتانے کے لیے کرنا چاہتے ہیں کہ ملزم کے عہدے کی نشاندہی کرنے کی ضرورت ہے، اس کے علاوہ نام کا استعمال کرتے ہوئے، ملزم کی کثرت سے متعلق مقدمات میں ثبوت ریکارڈ کرتے ہوئے۔ ہائی عدالت عالیان کے لیے یہ منافع بخش ہوگا کہ وہ ٹرائل عدالت عالیان کو سرکلر جاری کریں تا کہ اس عملی تجویز کو نافذ کیا جا سکے تا کہ انصاف کی ممکنہ غلطی سے بچا جا سکے جس کا نتیجہ صرف مجرمانہ مقدمات میں شواہد کی ناقص اور مختصر ریکارڈنگ کی وجہ سے ہوتا ہے، جس میں بہت سے ملزم شامل ہوتے ہیں۔ اپیلٹ اور نظر ثانی شدہ عدالت عالیان کے لیے یہ ایک ضرورت ہے کیونکہ ایسی عدالت عالیان کو صرف کیس کے ریکارڈ کی مدد سے دائرہ اختیار کا استعمال کرنا ہوتا ہے۔

مذکورہ بحث کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم چار اپیل گزاروں کی سزا کو برقرار رکھنے سے قاصر ہیں جو اے 43 (مہیبو بیا لالمیا)، اے 44 (محمد نف)، اے 47 (اسامیہ) اور اے 48 (بسر میا انسامیہ) ہیں۔ لہذا ہم ان کی اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور ان پر عائد سزا اور سزا کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ ان کے ضمانت کے بانڈ خارج کر دیے جاتے ہیں۔ ہم انہیں بری کرتے ہیں اور انہیں آزاد کرنے کی ہدایت دیتے ہیں اگر کسی اور معاملے میں ان کی ضرورت نہ ہو لیکن ہم ٹرائل عدالت کی طرف سے دیگر اپیل گزاروں پر دی گئی سزا اور سزا کی تصدیق کرتے ہیں جو کہ اے 42 (محمد رافک)، اے 45 (امتیاز ابراہیم)، اے 46 (ادیس بھائی گفور بھائی)، اے 49 (مہیمو دمیا اسامیا) اور اے 58 (محمد میا عرف مملو) ہیں۔ اگر وہ ابھی حراست میں نہیں ہیں تو انہیں دوبارہ جیل میں ڈالنے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔ ان کے ضمانت بانڈ (سوائے اے 42 کے) ہیں۔ منسوخ کر دیا گیا۔

کے کے ٹی

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document